حصولِ علم دین

عظمت وفضلیت، اہمیت اور فلسفہ

عبدالرزاق شہزاد سیالوی (ریسرچ اسکالر)
کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی۔

تعلیم ارتقارئے انسانی اور بقائے انسانی کے لئے ایک ایسالازمی عنصر ہے، جس کی اہمیت سے کوئی بھی ذی شعور انکارنہیں کرسکتا۔اللہ تعالیٰ نے انسان کواشرف المخلوقات کالقب بھی صرف منصب تعلیم کی بنیاد پرعطا کیا ہے۔انسان نے تعلیم کی بدولت خالقِ کائنات کے بے شمار رازوں پر سے پردہ کشائی کرکے تسخیر کائنات کے ان گنت مدارج طے کئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج کاانسان زمین کے ساتھ ساتھ سمندروں اور خلاؤں پر بھی حکمرانی کررہا ہے۔

قوم کی حیات وبقاءاور ترقی واستحکام میں تعلیم کا کردار

تعلیم قوم کی حیات و بقاءاور ترقی واستحکام کے لئے ازحدلازمی ہے، اسی سے قومیں بنتی اور بگڑتی ہیں۔ ہر دور کے حالات، روایات اور تمدنی حقائق کی بدولت تعلیم میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں جوتعلیم میں ایک محرک کادرجہ رکھتی ہیں۔ تعلیم میں وقت کے تقاضوں کے مطابق تبدیلیاں ہوتی رہنی چاہئے ورنہ ترقی کی راہیں مسدود ہونے کااندیشہ رہتا ہے۔ نظام تعلیم کوبہتر بنانے کے لئے جس قدر زیادہ کوششیں کی جاتی ہیں معیار تعلیم اسی قدر بہتر ہوجاتا ہے۔اس بات کااندازہ قوم کی ترقی سے لگایا جاسکتا ہے۔اگرہم دنیاکے دیگر ممالک کے تعلیمی نظام کاجائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ جن ممالک نے اپنا تعلیمی نظام بامقصد بنیادوں پراستوارکیاوہ آج ترقی یافتہ اورخوش حال ممالک کی صف میں کھڑی ہیں۔

اسلام نے تعلیم کوعلم وبصیرت کی دولت حاصل کرنے کاذریعہ قراردیا ہے، یعنی مشاہدات اور تجربات کے ذریعے زندگی کے ابدی، روحانی، عقلی، سائنسی اور معاشرتی حقائق کوسمجھا جائے اور پھران حقائق کودوسروں تک پہنچا کرانہیں عمل پرآمادہ کیا جائے۔

قرآن مجید مکمل ضابطہ حیات ہے اوراس میں زندگی کے ہرشعبہ کے متعلق واضح ہدایات موجود ہیں۔علم کی اہمیت کااندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ پرجووحی سب سے پہلے نازل ہوئی وہ لفظ''اقراء'' سے

شروع ہوئی، جس کے معنی ہیں ''پڑھیے''۔ یہ علم ہی کی شان تھی، جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر فوقیت دی اور فرشتوں کو ان کے آگے جھکنا پڑا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ ''اور اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو ساری چیزوں کے نام سکھائے۔''

پس تعلیم ہی وہ واحد چیز ہے جو فرد کو اس قابل بناتی ہے کہ اس کے اندر کی تمام فطری صلاحیتیں نشو ونما پاتیں اور اس کے ذریعے وہ ماحول میں مطابقت پیدا کر سکے اور اپنی ضروریات کی تکمیل کے قابل ہو سکے۔ تعلیم فرد کی قوتوں کا ذاتی ارتقاء ہے۔ یہ مناسب چیزوں میں اس کی دلچسپیوں اور خواہشات کی نشو ونما ہے۔ یہ فرد کے رجحانات و مقاصد کو ترقی دیتی ہے اور اس کو اس کی صحیح راہ منتخب کرنے اور اس پر چلنے کی راہ دکھاتی ہے بلکہ یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ''دراصل تعلیم ایک مکمل زندگی کی تیاری ہے''، یعنی تعلیم ہی ہے جو فرد کو ہر کام کا اہل بناتی ہے خواہ وہ کسی بھی نوعیت کا کیوں نہ ہو۔ تعلیم ایک ایسی شے ہے جو فرد کی لیاقتوں، صلاحیتوں اور کردار کو مثبت سمت میں ترقی دیتی ہے۔

پہلی وحی خداوندی میں علم کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ پر جو سب سے پہلی وحی بھیجی اس میں بھی آپ ﷺ کو (اقرأ) یعنی پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ o الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ o عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ o ﴾

''پڑھیے! اپنے رب کے نام سے، جس نے سب کو پیدا کیا جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھیے اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے، جس نے قلم سے لکھنا سکھایا، انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا''۔ (1)

اس لئے معلم انسانیت حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ سے مال و دولت میں زیادتی کی، جاہ و منصب اور دنیاوی زندگی کی نہیں بلکہ صرف اور صرف ''علم'' میں اضافے کی دعا مانگتے ہیں:

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً۔

''اے اللہ! میرے علم میں اور اضافہ عطا فرما''(2)

تعلیم کتاب و حکمت اور بعثت نبوی ﷺ

جب حضور سید عالم ﷺ اس بزم عالم میں رونق افروز ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنی بعثت مبارکہ کا خاص الخاص مقصد یہ بیان فرمایا کہ:

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا.

یعنی ''میں بہ طورِ خاص معلم (پڑھانے والا) بنا کر مبعوث ہوا ہوں''(3)

علم چونکہ ایک عظیم منصب ہے اور اس کو حاصل کرنا مسلمانوں کی بنیادی ذمہ داری قرار دی گئی ہے، لہٰذا اس کی تبلیغ اور ترویج و اشاعت بھی مسلمانوں پر ضروری ہے جس کی اولین ذمہ داری اسلامی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اسلامی حکومت کا یہ اولین فریضہ ہے کہ وہ عوام کو علم حاصل کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کرے اور علم کو ہر ایک کیلئے عام کرے۔

ریاستِ مدینہ اور الصفہ اکیڈمی کا قیام

حضور سید عالم ﷺ نے پہلی اسلامی ریاست ''مدینہ منورہ'' کے قیام کے موقع پر سخت دشواریوں کے باوجود ایک دارالعلوم (تعلیمی ادارہ) یعنی اسلامی تاریخ کی پہلی یونیورسٹی ''الصفہ یونیورسٹی'' قائم فرمائی، جہاں لا تعداد تشنگانِ علم و معرفت نے براہِ راست فیض نبوت حاصل کیا اور دنیا بھر میں علم کی شمعیں روشن کی۔ آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں ہر مسجد مرکز علم و معرفت بن چکی تھی اور علم حاصل کرنے کا ذوق عام ہو چکا تھا۔

علم کی ترویج واشاعت

علم کی اہمیت، عظمت اور فضیلت کے پیشِ نظر حضور سید عالم ﷺ نے اس کی تبلیغ اور ترویج و اشاعت کی ابتداء فرمائی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ میں ایک عظیم الشان علمی درسگاہ بہ نام ''الصفہ'' قائم فرمائی......جس میں صحابہٴ کرام رضی اللہ عنہم دن رات علم و معرفت اور قرآن و حدیث سیکھنے میں مصروف رہتے تھے۔ اس درسگاہِ صفہ کی نگرانی بھی رسول کریم ﷺ خود فرمایا کرتے تھے۔ اسی طرح جنگِ بدر کے دن خواندہ (پڑھے لکھے) کا فرقیدیوں کا یہ فدیہ مقرر کیا گیا تھا کہ وہ انصار کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں۔(4)

علم کی تعریف اور اقسام

علم عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا معنٰی......''جاننا، آگاہ ہونا، واقفیت، عقل، حکمت اور ''دانائی'' کے ہیں۔

حکماء کے نزدیک علم کی مشہور تعریف یہ ہے

حصول صورة الشئی فی العقل.

ترجمہ: ''کسی شئے کی صورت کا عقل میں حاصل ہونا''

محدثین کی اصطلاح میں علم کی تعریف کرتے ہوئے ملا علی قاری حنفی (متوفی 1014ھ) لکھتے ہیں:

''علم! مومن کی قلب میں ایک نور ہے جو فانوس نبوت کے چراغ سے مستفاد (حاصل) ہوتا ہے، یہ علم نبی ﷺ کے اقوال، افعال اور احوال کے ادراک (پانے اور سمجھنے) کا نام ہے......جس سے اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، افعال اور اس کے احکام کی ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ اگر یہ علم کسی بشر (معلم واستاذ) کے واسطے سے حاصل ہو تو کسبی ہے اور بلا واسطہ حاصل ہو تو ''علم لدنی'' (اللہ کی طرف عطا کردہ) ہے۔(5)

شارح شرح صحیح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی بیان کرتے ہیں کہ امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''جب علم کا لفظ مطلقاً بولا جائے، تو اس سے مراد علمِ دین ہوتا ہے اور اس کی متعدد اقسام ہیں''

1۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا علم، اس کو ''علم الاصل'' کہتے ہیں۔۔

2۔ اللہ عزّ وجلّ کی طرف سے نازل شدہ چیزوں کا علم، اس میں علم نبوت اور علم احکام اللہ بھی داخل ہے۔

3۔ کتاب وسنت کی نصوص اور ان کے معانی کا علم، اس میں مراتبِ نصوص، ناسخ اور منسوخ، اجتہاد، قیاس، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے اقوال کا علم بھی داخل ہے۔

4۔ جن علوم سے کتاب وسنت کی معرفت اور احکام شرعیہ کا علم ممکن ہو، اس میں لغتِ عرب، نحو، صرف اور محاورات عرب کی معرفت داخل ہے۔ جو شخص علم دین کے حصول کا ارادہ کرے اور وہ اہلِ عرب سے نہ ہو اس پر لازم ہے کہ وہ پہلے عربی زبان اور اس کے قواعد کا علم حاصل کرے اور اس میں مہارت پیدا کرے۔ پھر قرآن مجید کے علم کو حاصل کرے اور بغیر احادیث کی معرفت کے قرآن مجید کے معانی کی وضاحت ممکن نہیں ہے اور احادیث کا علم، آثارِ صحابہ کی معرفت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اور آثارِ صحابہ کی معرفت کے لئے تابعین اور تبعِ تابعین کے اقوال کی معرفت ضروری ہے، کیوں کہ علمِ دین ہم تک اسی طرح درجہ بہ درجہ پہنچا ہے۔ اور جب قرآن وسنت، آثارِ صحابہ اور اقاویلِ تابعین کا علم حاصل ہو جائے تو پھر اجتہاد کرے اور متقدمین کے مختلف اقوال میں غور کرے اور جو قول اس کے نزدیک دلائل سے راجح اور صحیح ہو اس کو اختیار کرے، اور جو نئے مسائل پیدا ہوں ان کا اجتہاد اور قیاس کے ذریعے حل تلاش کرے''۔(6)

الغرض ویسے تو علم کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً علم کلام، علمِ منطق، فلسفہ، سائنس، ریاضی، بیالوجی، علم صرف، علم نحو، تاریخ وسیرت، علمِ بیان ومعانی، علمِ طب وغیرہ اور یہ تمام علوم محمود و مستحسن ہیں لیکن ان تمام علوم میں سب سے افضل واعلیٰ اور تمام علوم کا مرکز و منبع علمِ دین (قرآن وسنت اور احکامِ شریعت کا علم) ہے۔

اور یہ کہ دینی علوم ''علوم عالیہ'' ہیں اور عصری علوم ''علوم آلیہ'' ہیں اور عصری علوم کے ذریعے علوم عالیہ کا حصول

ممکن ہے اور علوم دینیہ پر دنیوی اور اُخروی فوز و فلاح اور نجات کا دار و مدار ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک رفعت و بلندی کا سبب ہے۔

فریضہ علم کا مفہوم

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ پر جو سب سے پہلی وحی (Revelation) بھیجی تو اس میں آپ ﷺ کو ''اقراء'' یعنی پڑھنے کا حکم دیا گیا......اور قرآن و حدیث میں ''تعلیم کتاب و حکمت'' کا آپ ﷺ کے مقاصدِ بعثت میں بیان کیا گیا ہے۔

چنانچہ حضور سید عالم ﷺ نے اپنی بعثت کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ:

ترجمہ: ''میں بہ طورِ خاص معلم (Teacher) بنا کر بھیجا گیا ہوں''......(جامع ترمذی، کتاب العلم، مشکوٰۃ)

علم! انسان کو نیکی و بھلائی اور بدی و برائی میں تمیز سکھاتا ہے اور اسے دنیاوی اور اخروی زندگی کی کامیابی کی راہ دکھاتا ہے۔ انسان اس وقت تک اپنے مقام و مقصد اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ حقوق و فرائض کو نہیں جان سکتا جب تک کہ وہ علم حاصل نہ کرے۔ علم انسان کے لئے اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے، علم کے بغیر انسان نہ تو دنیا میں کامیابی و ترقی پا سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق و مالک کا قرب اور اخروی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اس ضرورت و اہمیت کے پیش نظر حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ:

﴿ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ. ﴾

ترجمہ ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے''۔ (شعب الایمان جلد ۲ صفحہ ۲۵۴)

اس لیے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ علمِ دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ علم چوں کہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ جلیلہ ہے تو جو شخص اِس صفتِ جلیلہ سے متصف ہوگا، وہ اللہ تعالیٰ کو پوری مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہوگا اور جو شخص جتنا زیادہ علم و معرفت رکھتا ہوگا، وہ اتنا ہی زیادہ اللہ جلّ شانہٗ کو محبوب ہوگا کہ علم کی روشنی کے ذریعے ہی جہالت اور گمراہی کو دور کیا جا سکتا ہے۔

اس لیے کائنات کے عظیم ترین معلّمِ کامل حضور سیّد عالم ﷺ نے حصولِ علم کو اور اِس کی ترویج و اشاعت کو دینی فریضہ قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے''۔ (7)

☆ اس حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں مسلمان حاکم پر فرض ہے کہ وہ نظامِ حکومت چلانے اور عوام کے حقوق و فرائض کے متعلق اسلامی احکام سیکھے۔

☆ مسلمان تاجر پر فرض ہے کہ وہ تجارت سے متعلق دین کے احکام سیکھے۔

☆ مسلمان ڈاکٹر اور حکیم پر فرض ہے کہ وہ علاج معالجہ اور حلال وحرام دواؤں کے متعلق شریعت کے احکام سیکھیں۔

☆ مسلمان وکیل پر فرض ہے کہ وہ اسلامی قانون بھی سیکھے۔

☆ تمام مسلمانوں پر یہ علم سیکھنا فرض ہے کہ روزانہ پانچ نمازیں فرض ہیں ...ماہِ رمضان کے روزے فرض ہیں.....صاحبِ استطاعت کے اموال پر زکوٰۃ فرض ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان پر جواُمور فرض کیے ہیں، مثلاً اللہ تعالیٰ کی توحید کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا......آپ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا......قیامت کے دن پر ایمان لانا......قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا آخری اور سچا کلام ماننا......اسی طرح حرام کاموں میں ناحق قتل کرنا......زنا، سود، رشوت، چوری، ڈکیتی، مردار اور شراب نوشی وغیرہ کو حرام جاننا یہ علم تمام مسلمان مرد وعورت پر سیکھنا اور جاننا فرض ہے۔

تعلیم کی تعریف

لفظ تعلیم کا ماخذ ''علم'' ہے اور علم عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''جاننا، ادراک رکھنا، معلوم کرنا اور یقین کرنا'' ہیں۔ چنانچہ تعلیم کا مطلب ہے ''سیکھنا اور سکھانا''۔ چنانچہ علم جب سیکھا اور سکھایا جاتا ہے تو اس عمل کو ''تعلیم'' کہتے ہیں۔

انگریزی زبان میں لفظ ایجوکیشن Education استعمال ہوتا ہے جو لاطینی لفظ Educare سے مشتق ہے ،جس کے معنی ہیں نشو ونما کرنا، تربیت کرنا، بہت معلوم کرنا، رہنمائی کرنا مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا اور ان کو جلا بخشنا۔ ''تعلیم کسی شے کے بارے میں مکمل اور ٹھوس واقفیت اور کسی نظریہ حیات کے مطابق زندگی کی تیاری کا عمل ہے''۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق...... ''تعلیم ایک ایسے عمل کا نام ہے، جس کے ذریعے افراد اس قابل بن جائیں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرسکیں اور دینی مقاصد کے تحت اپنی زندگی گزار سکیں''۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ...... '' تعلیم ایک ایسا خوبصورت عمل ہے جس سے فرد اور معاشرے میں فلاح وبہبود پیدا ہوتی ہے۔''

معلّم اور متعلّم کی عظمت وفضیلت

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے متعدد آیات مبارکہ میں علم والوں کی عظمت وشان اور فضیلت واہمیت کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ . ﴾

ترجمہ: ''تم میں سے جو کامل ایمان والے اور علم والے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کے درجات (قیامت کے روز) بلند فرمائے گا''(8)

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشادِ خداوندی ہے:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ o﴾

ترجمہ: ''(اے حبیب ﷺ) آپ فرما دیجئے کیا جو لوگ جانتے ہیں اور جو لوگ نہیں جانتے، وہ برابر ہیں؟''(9)

تاریخ اسلام گواہ ہے کہ اسلام پر جب بھی کوئی کٹھن آیا، اللہ تعالیٰ کی مخلوق نے جب بھی اپنے مالک وخالق کی نافرمانی کی، تو علمائے کرام اور فقہائے عظام نے اُسی وقت مخلوقِ خدا کی راہنمائی اور پیشوائی کر کے اُنھیں صراطِ مستقیم پر گامزن کر دیا۔ خود بھی اپنے خالق و مالک سے ڈرے اور لوگوں کو بھی تقویٰ و پرہیزگاری کا سبق دیا... چنانچہ اللہ جلّ شانہٗ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط﴾

ترجمہ: ''اُس کے بندوں میں سے خاص وہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، جو علم والے ہیں''۔(10)

اسی طرح ارشادِ خداوندی ہے:

﴿فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ o﴾

ترجمہ: ''پس (اے لوگو!) تم علم والوں سے پوچھو، اگر تم کسی چیز کا علم نہیں رکھتے''۔(11)

سورۂ آلِ عمران میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ.

ترجمہ: ''اللہ نے گواہی دی کہ اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور فرشتوں اور علم والوں نے بھی (یہی گواہی دی)، دراں حالیکہ وہ قائم بالعدل تھے''(12)

اللہ تعالیٰ نے اپنی واحدانیت اور بندگی سے پہلے اپنی شہادت کا ذکر فرمایا، پھر فرشتوں کی شہادت کا ذکر فرمایا اور پھر صاحبانِ علم کی شہادت کا ذکر کیا اور یہ اہلِ علم کی بہت بڑی عزت افزائی اور سعادت ہے۔

ترجمہ: ''اور یہ مثالیں، جن کو ہم لوگوں (کی ہدایت) کے لیے بیان فرماتے ہیں، اُن کو صرف علم والے ہی سمجھتے ہیں''(13)

﴿يُؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾

ترجمہ: ''اللہ حکمت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور جسے حکمت دی اسے بہت بھلائی ملی''

معلّم اور متعلّم کی عظمت وفضیلت بزبان احادیث

اسی طرح علم دین حاصل کرنے والوں کی عظمت اور فضیلت بیان کرتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

من خرج فی طلب العلم فهوفی سبیل الله حتی یرجع.

ترجمہ: ''جو شخص علم کی طلب میں نکلے، وہ لوٹ کر آنے تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے''(14)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

من یردالله به خیر ایفقه فی الدین و انما اناقاسم والله معطی.

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جس شخص کے لیے خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، تو اُس کو دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے، سوائے اس کے نہیں کہ میں بانٹتا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے''(15)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا:

لاحسد الافی الاثنین رجل اتاه الله مالا فسلطه علی هلکته فی الحق ورجل اتاه الله الحکمة فهو یقضی بها ویعلمها.

ترجمہ: ''صرف دو چیزوں (اور دو شخصوں) میں رشک کرنا اچھا ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اس کو نیکی کے راستے میں خرچ کرتا ہو...... اور وہ شخص جس کو اللہ نے (علم اور) حکمت سے نوازا ہو اور وہ اُس کے مطابق فیصلہ کرے اور اُس کی تعلیم دے''(16)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

ترجمہ: ''ہر چیز کا ستون ہوتا ہے اور اسلام کا ستون دین کی فقہ (سمجھ بوجھ) ہے اور ایک فقیہ (مفتی و عالم شریعت) شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے''۔(17)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''جو آدمی علم کو تلاش کرنے کے لیے کسی راستے پر چلے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے''(18)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ: ''جس شخص نے قرآن مجید پڑھا اور اس کو یاد کیا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور

اسے اس کے گھر کے ان دس افراد کیلئے شفاعت کرنے والا بنادے گا، جو جہنم کے مستحق ہو چکے ہوں گے"(19)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

ترجمہ: "اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دے، تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے"(20)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ: "قیامت کے دن علماء کے لکھنے کی روشنائی کو شہداء کے خون کے ساتھ وزن کیا جائے گا تو علماء کی روشنائی کا وزن، شہداء کے خون (کے وزن) سے زیادہ وزنی ہوگا"(21)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

من سلک طریقا یطلب فیه علما سلک الله به طریقا من طرق الجنة وان الملئکة لتضع اجنحتها رضالطالب العلم وان العالم لیستغرله من فی السموت ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب وان العلماء ورثة الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دیناراً ولا دیناراًوانما یورثوا العلم فمن اخذه اخذبحظ وافر.

ترجمہ: "جو شخص بھی علم کی تلاش میں کسی راستہ پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اجر میں اس کو جنت کے راستے پر چلاتا ہے، اور بلاشبہ طالب علم کی رضا جوئی کیلئے فرشتے اپنے پر جھکاتے ہیں اور آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزیں حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں بھی عالم کی مغفرت کی دعا کرتی ہیں...... اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے، جیسے چاند کی تمام ستاروں پر ہے اور بے شک علماء انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث ہیں، اور انبیاء کرام کسی کو دینار اور درہم کا وارث نہیں بناتے، وہ تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں۔ سو جس شخص نے علم کو حاصل کرلیا، اس نے عظیم حصہ کو حاصل کرلیا ہے"(22)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

ترجمہ: "جو شخص احیاء اسلام کے لئے علم کو طلب کررہا تھا اور اس حال میں اس کو موت آگئی، اس کے اور انبیائے کرام علیہم السلام کے درمیان جنت میں صرف ایک درجہ ہوگا"(23)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''اے ابوذر! اگر تم صبح اٹھ کر قرآن مجید کی ایک آیت کا علم حاصل کرلو، تو وہ تمہارے لئے سو رکعات (نفل) پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر تم صبح اٹھ کر علم کا ایک باب (سبق) پڑھ لو خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو تو وہ ایک ہزار رکعات پڑھنے سے بہتر ہے'' (24)

ایک حدیث پاک میں حضور نبی کریم ﷺ ''معلم خیر'' کو اپنے بعد سب سے بڑا سخی قرار دیتے ہیں۔ آپ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے:

اجودهم من بعدی علم علما فنشره.

ترجمہ: ''میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ شخص ہے، جس نے علم حاصل کیا، پھر اس کو پھیلایا''

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ افضل ترین سخاوت علمِ دین کے تعلیم اور تشہیر ہے۔ (25)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ: ''جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو چر لیا کرو'' ...... صحابہ کرام نے عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ! جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: علم کی مجالس (جنت کی کیاریاں) ہیں'' (26)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

تدارس العلم ساعة من الليل خير من احيائها.

ترجمہ: ''رات میں ایک گھڑی علم دین کا درس وسبق حاصل کرنا، تمام رات کی بیداری (نوافل) سے افضل ہے'' (27)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ: ''حکمت کی بات! مومن کی گم شدہ چیز ہے، وہ بات جہاں بھی ملے، مومن ہی اس بات (کو پانے اور حاصل کرنے) کا زیادہ حق دار ہے'' (28)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ: ''تم اس حال میں صبح کو اٹھو کہ تم عالم ہو یا متعلم، اس کے سوا صبح نہ کرو، اگر تم یہ نہ کرسکو تو علماء سے محبت رکھو اور ان سے بغض نہ رکھو'' (29)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

ماحد العلم الذی اذا بلغه الرجل كان فقيها فقال رسول الله ﷺ من حفظ على

امتی اربعین حدیثاً فی امر دینها بعثه الله فقیها و کنت له یوم القیامة شافعا وشهیدا.

ترجمہ: ''علم کی مقدار کیا ہے کہ جس وقت آدمی اس کو حاصل کر لے وہ فقیہ (عالم) بن جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے جو شخص چالیس حدیثیں یاد کر لے (اور لوگوں تک پہنچائے) جو اس کے دین کے معاملہ میں ہوں، اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنے والا اور (اس کے ایمان و علم پر) گواہ ہوں گا'' (30)

مکتب کا مفہوم

''مکتب'' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنیٰ ''لکھنے کی جگہ'' کے ہیں اور اس سے مراد وہ مدرسہ، اسکول، کالج اور یونیورسٹی ہے جہاں علوم و فنون کی تعلیم دی جاتی ہے۔ بالفاظ دیگر یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ تعلیم کا وہ ادارہ جو دین کے اصولوں کی تشریح کرتا ہے، انسانی زندگی کو دین کے اصولوں کا پابند بناتا ہے اور عمدہ اخلاق سکھانے میں مدد دیتا ہے، اس کو ''مکتب'' کہتے ہیں۔

مکتب و مدرسہ وہ جگہ اور مقام ہے جہاں جہالت کے اندھیرے کو دور کر کے علم و معرفت کے فانوس روشن کئے جاتے ہیں۔ جہاں آدمی کو حیوانیت سے نکال کر انسانیت کا جامہ پہنایا جاتا ہے۔ جہاں انسان کو عقل و شعور، علم و آگہی، غور و فکر اور، تحقیق و جستجو کے زیور سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ جہاں والدین، اساتذہ، بزرگوں، بڑوں اور نظم و ضبط اور قانون کا احترام سکھایا جاتا ہے اور جہاں قوم کے بچوں کو اعلیٰ اخلاقی اقدار اور اوصافِ حسنہ سے مزین کیا جاتا ہے۔ الغرض مکتب و مدرسہ وہ جگہ ہے جہاں انسان کی قسمت بدلتی ہے۔ بقول شاعر:

قسمت نوعِ بشر تبدیل ہوتی ہے یہاں
اک مقدس فرض کی تکمیل ہوتی ہے یہاں

مکتب کی اہمیت

انسان کے لئے لازمی ہے کہ اسے اس بات کا علم ہو کہ اس کا خالق و مالک کون ہے؟ اس کائنات اور زندگی کو پیدا کرنے کا مقصد کیا ہے؟ انسان کو اس دنیا میں کس مقصد کے لئے بھیجا گیا ہے اور اسے اپنی زندگی کس طرح گزارنی چاہئے۔ اسے معاشرہ میں رہنے والے دوسرے لوگوں کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرنا چاہئے؟ اس کے حقوق کیا ہیں اور اس کے فرائض اور ذمہ داریاں کیا کیا ہیں۔

ان تمام چیزوں کا جاننا انسان کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے اسلامی معاشرہ میں مکتب کو بہت زیادہ اہمیت

حاصل ہے، اس لئے کہ مکتب میں فرد کو دینی و مذہبی، معاشرتی و سماجی اور طرزِ معاشرت کے اصولوں سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ انہیں ایک ذمہ دار، محبِّ وطن اور کارآمد شہری اور انسان بنایا جاتا ہے۔ مکتب انسان کو اسلامی عقائد و نظریات اور اصولوں سے روشناس کراتا ہے۔

علم چونکہ ایک عظیم منصب ہے اور اس کو حاصل کرنا مسلمانوں کی بنیادی ذمہ داری قرار دی گئی ہے، لہٰذا اس کی تبلیغ اور ترویج و اشاعت بھی مسلمانوں پر ضروری ہے جس کی اولین ذمہ داری اسلامی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اسلامی حکومت کا یہ اولین فریضہ ہے کہ وہ عوام کو علم حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کرے اور علم کو ہر ایک کے لئے عام کرے۔

اسلامی دور کی ابتدائی درسگاہیں

مورخین لکھتے ہیں کہ اسلام کے ابتدائی دور میں مسجدوں میں ہی مکتب قائم کئے گئے تھے لیکن بعد میں ضرورت اور وسعت کے پیش نظر مکتب کی الگ الگ عمارتیں تعمیر کی گئیں اور 150 ہجری تک اسلامی ممالک میں تعلیم و تربیت کا ایک وسیع اور جامع سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ گھروں میں، مساجد میں اور الگ الگ عمارتوں میں مکتب قائم کئے گئے اور یوں علم و تعلم، درس و تدریس اور مختلف علوم و فنون کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ شروع ہوا جو آج بھی جاری و ساری ہے۔

- 410 ہجری میں سلطان محمود غزنوی نے غزنی میں ایک بہت بڑا مکتب بنوایا اور بہت سے دیہات اس کی ضروریات کے لئے وقف کر دیئے تھے، یہاں مختلف زبانوں کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ مختلف علوم وفنون کی بے شمار کتابیں بھی موجود تھیں۔
- 457 ہجری میں نظام الملک طوسی نے بغداد میں ایک عالی شان مکتب تعمیر کرایا جس کا نام ''نظامیہ بغداد'' رکھا گیا۔ اس میں 6 ہزار طلبا تعلیم حاصل کرتے تھے۔ شیخ سعدی شیرازی نے بھی اس مکتب سے تعلیم حاصل کی تھی۔

اس روایت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مسلمانوں کو کفار سے ایسے علوم وفنون سیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے ،جن کی مسلمانوں کو اپنے دنیوی معاملات کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً طب، کامرس، انجینئرنگ، فزکس، کیمیا، کمپیوٹر سائنس، آرٹس، ریاضی، بیالوجی، فنونِ لطیفہ وغیرہ۔

آج بھی دنیا میں بڑی بڑی تعلیمی درس گاہیں ہیں، ان میں جامعہ از ہر مصر، جامعہ مدینہ منورہ، جامعہ قم ایران، جامعہ محمد خامس مراکش، جامعہ بغداد، جامعہ کراچی ، جامعہ پنجاب، وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی، جامعہ منہاج القرآن، دارالعلوم مظہر الاسلام، دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم کراچی، جامعہ نظامیہ لاہور، جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ، دارالعلوم امجدیہ کراچی، جامعہ نعیمیہ لاہور اور جامعہ نعیمیہ کراچی وغیرہ انہی درس گاہوں کی عکاسی و ترجمانی پر مبنی ہیں۔

علم......لافانی دولت

خلیفۂ چہارم، باب مدینۃ العلم امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم، مال سے کئی درجے افضل واعلیٰ ہے۔ اس لئے کہ:

☆ علم! انبیاءِ کرام علیہم السلام کی میراث ہے، اور مال! فرعون وقارون وغیرہ کی میراث ہے۔
☆ علم! خرچ کریں تو اس میں اوراضافہ ہوتا ہے، جبکہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے۔
☆ علم! صاحب علم کی حفاظت کرتا ہے، جب کہ مال داروں کو اپنے مال کی خود حفاظت کرنی پڑتی ہے۔
☆ مالداروں کے سب لوگ محتاج نہیں ہوتے، جبکہ صاحبانِ علم کا ہر شخص محتاج ہوتا ہے۔
☆ علم! پل صراط پر سے گزرتے وقت سہارا دے گا، جب کہ مال! موجبِ ضعف ہوگا۔
☆ اللہ تعالیٰ نے جو ہمارے درمیان جو تقسیم فرمائی ہے، ہم اس سے راضی ہیں کہ ہمارے لئے ''علم'' اور جاہلوں کیلئے ''مال'' مختص ہے۔ (31)

حاصل کلام یہ ہے علم بڑی لافانی اور لازوال دولت ہے۔۔۔ طالب علم کی رضا جوئی کیلئے پاؤں کے نیچے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔۔۔ عالم دین کی زیارت کرنا عبادت ہے۔۔۔ علماء کی مجالس جنت کے باغات اور عبادت ہوتی ہیں۔۔۔ علم دین کی تعلیم وتشہیر افضل ترین سخاوت ہے۔۔۔ عالم دین کو عابد پر ستر درجہ زیادہ فضیلت حاصل ہے۔۔۔ عالمِ دین کا گزر جس بستی سے ہوجائے، اللہ تعالیٰ اس بستی کے قبرستان سے چالیس روز تک کیلئے عذاب اٹھالیتا ہے۔۔۔ عالمِ دین پر اللہ تعالیٰ خاص نظر رحمت فرماتا ہے۔۔۔ جو شخص طلبِ علم میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا ضامن ہوتا ہے۔۔۔ فرشتے اور عرش وفرش والے اس کیلئے دعائے خیر مانگتے ہیں۔۔۔ زمین وآسمان کی تمام چیزیں حتیٰ کہ دریاؤں میں مچھلیاں اور سوراخوں میں چیونٹیاں بھی اس کیلئے دعائے خیر کرتی ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک طالب علم، مجاہد سے بھی افضل ہے۔۔۔ علم دین پل صراط پر صاحبِ علم کی حفاظت کرتا ہے۔۔۔ علمِ دین! انبیاءِ کرام علیہم السلام کی میراث ہے۔

☆☆☆

حوالہ جات

1) سورۃ العلق آیت 5-1

2) سورۂ طٰہٰ: 114

3) سنن دارمی: جلد 1 صفحہ 84

4) مجمع الزوائد: جلد 4 صفحہ 172

5) مرقات، ملاعلی قاری حنفی، جلد 1 صفحہ: 264

6) شرح صحیح مسلم: جلد 7 صفحہ 363، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور 1998

7) شعب الایمان، امام بیہقی، جلد۲ صفحہ۲۵۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان

8) سورۃ المجادلہ: آیت 11

9) سورۃ الزمر، آیت 9

10) سورۃ الفاطر: آیت 28

11) سورۃ النحل: آیت 43

12) سورۂ آل عمران: آیت 18

13) سورۃ العنکبوت: آیت 43

14) جامع ترمذی، مشکوۃ المصابیح، کتاب العلم

15) صحیح بخاری، مشکوۃ المصابیح، کتاب العلم

16) صحیح بخاری، صحیح مسلم، کتاب العلم

17) شعب الایمان، امام بیہقی، جلد۲ صفحہ ۲۶۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان

18) صحیح مسلم/مشکوۃ المصابیح، کتاب العلم

19) سنن ابن ماجہ، کتاب العلم

20) صحیح بخاری/صحیح مسلم/سنن ابی داؤد

21) کنز العمال: جلد 10 صفحہ 173

22) جامع ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند امام احمد

23) مشکوۃ المصابیح، کتاب العلم، صفحہ 35، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

24) سنن ابن ماجہ کتاب العلم، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

25) مشکوۃ شریف، صفحہ 37، کتاب العلم، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

26) جامع ترمذی۔ مشکوۃ المصابیح۔ مجمع الزوائد

27) مشکوۃ شریف، صفحہ 38، کتاب العلم، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی
28) مشکوۃ شریف، صفحہ 36، کتاب العلم، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی
29) مجمع الزوائد: جلد 1 صفحہ 122، مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان
30) مشکوۃ المصابیح، صفحہ 38، کتاب العلم، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی
31) تفسیر عزیزی، جلد۲، صفحہ۲۵۶